

سونے کی چین میں لگے موتیوں اور نگ کی زکوٰۃ کا حکم



دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 30-12-2025

ریفرنس نمبر: Nor.14031

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ گھر میں سونے کی استعمالی چین میں سونے کے علاوہ چند نگ اور موتی بھی لگے ہوئے ہیں، تو کیا اُس چین کی زکوٰۃ میں اُن موتیوں اور نگ کو بھی شمار کیا جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

جی نہیں! پوچھی گئی صورت میں اُس چین کی زکوٰۃ میں وہ نگ اور موتی شامل نہیں ہوں گے۔ مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق موتی اور جو اہر کتنے ہی قیمتی ہوں اگر تجارت کے لیے نہیں ہیں تو اُن پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ سونے کے زیورات میں خوبصورتی کے لیے جو نگ اور موتی لگائے جاتے ہیں، یہ نگ اور موتی سونے سے جدا ایک الگ حیثیت رکھتے ہیں اور اُس زیور کو استعمال کرنے والے کی طرف سے ان میں نیت تجارت بھی نہیں ہوتی، لہذا ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔

چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”وأما اليواقیت واللالیء والجواہر فلا زکاة فیہا، وإن كانت حلیا إلا أن تكون للتجارة“ یعنی یا قوت، ہیرے اور جو اہرات میں زکوٰۃ

لازم نہیں، اگرچہ ان کے زیورات ہوں، ہاں اگر یہ چیزیں تجارت کے لیے ہوں تو پھر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 180، دارالفکر، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(لا زکاۃ فی اللالی والجواہر) وان ساوت الفاتفاقاً (الان تكون للتجارة)“ یعنی موتی اور جواہرات اگرچہ ہزار درہم کے برابر ہوں، بالاتفاق ان پر زکوٰۃ لازم نہیں، مگر یہ کہ یہ تجارت کے لیے ہوں۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 230، پشاور)

بہار شریعت میں ہے: ”موتی اور جواہر پر زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔

ہاں اگر تجارت کی نیت سے لیے تو واجب ہوگئی۔“

(بہار شریعت، ج 01، حصہ 05، ص 883، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

09 رجب المرجب 1447ھ / 30 دسمبر 2025ء

